حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی تحریروں کی رُو سے

جلد اوّل

نام کتاب: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام
(جلد اوّل، دوئم)
تعداد: 2000
طبع: دوم
سنِ اشاعت: اگست 2004ء
شائع کردہ: نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان-143516
مطبع: پرنٹ ویل، امرتسر

ISBN-81-7912-063-5

Title: "*Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani a.s.*"
(Vol. I,II)
IInd Edition, Published in Aug. 2004

Published by: Nazarat Nashr-o-Isha'at,
Sadr Anjuman Ahmadiyya,
Qadian-143516, Distt. Gurdaspur,
Punjab (INDIA)

Printed at: 146, Printwell, Focal Point
Amritsar

"چند روز کا ذکر ہے کہ اِس عاجز نے اِس طرف توجّہ کی کہ کیا اِس حدیث کا جو اَلآیَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہو گا اور کیا اِس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اِس مندرجہ ذیل نام کے اعدادِ حروف کی طرف توجّہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پُورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے

غلام احمد قادیانی

۱۳۰۰

اِس نام کے عدد پُورے تیرہ سَو ۱۳۰۰ ہیں اور اِس قصبہ قادیان میں بجُز اِس عاجز کے اَور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اِس وقت بجُز اِس عاجز کے تمام دُنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔"

پیش لفظ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت، آپ کا عشقِ رسول، محبتِ اسلام کو اگر کوئی حقیقی رنگ میں جاننا چاہتا ہو تو آپ کی کتب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کا مطالعہ کرنا جو کہ آپ کی تمام کتب میں پھیلا ہوا ہے ہر شخص کے لیے ممکن نہیں۔ محترم سیّد داؤد احمد صاحب مرحوم آف ربوہ نے بڑی محنت کے ساتھ تمام کتب کا مطالعہ کر کے مختلف عناوین کے تحت آپ کی سیرت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں آپ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو بیان کرتی ہے وہاں آپکے معجزات اور پیشگوئیوں کو بھی پیش کرتی ہے۔

اس کتاب کو نظارت اشاعت ربوہ نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ ہندوستان کے احمدی بھی اس کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس مطالبہ کے پیشِ نظر نظارت نشر و اشاعت قادیان سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اِس کو ایک جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اُمید ہے کہ یہ کتاب طالبانِ حق کی تشنگی دور کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ناظر نشر و اشاعت قادیان

بحضور

سیّد المطہرین امام الطیّبین فخر المرسلین خاتم النّبیّین
سرورِ کائنات فخرِ موجودات محبوبِ حضرتِ احدیت حضرت

محمّد مصطفیٰ

صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم

اِس التجا کے ساتھ

اُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ يَا سَيِّدِيْ أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ
يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً فِيْ مُهْجَتِيْ وَ مَدَارِكِيْ وَجَنَانِيْ
جِسْمِيْ يَطِيْرُ إِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

غلام ابنِ غلام ابنِ غلام

فہرست مضامین

حصّہ اوّل

باب اوّل : ذاتی اور خاندانی حالات	۱
باب دوم : دعویٰ	۱۳
مقام	۱۴
بعثت کا مقصد	۶۳
تبلیغ اور ایک پاک جماعت کا قیام اور ان کو نصائح	۸۱
باب سوم : تعلیم و عقائد	۱۷۹
اصولی عقائد	۱۸۱
اسلام	۱۹۳
اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ	۲۱۷
وحی، الہام، کشوف اور رؤیا	۳۲۳
سیّد المطہّرین خاتم النّبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹۹
قرآن مجید	۴۹۵
حدیث و سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۹۱
ملائکۃ اللہ	۵۹۹
دُعا	۶۳۱

حِصّہ دوم

توبہ و استغفار	۶۶۳
نجات	۶۷۳
بعث بعد الموت	۷۰۵
بہشت و دوزخ	۷۱۷
مقصدِ پیدائش	۷۴۱
انسان کی طبعی، اخلاقی اور رُوحانی حالتیں	۷۴۹
ایمان، یقین اور معرفت	۷۷۷
جذب و سلوک	۸۲۳
انبیاء کی ضرورت	۸۲۵
اسلام میں نبوّت	۸۳۴
حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام اور نزولِ مسیح	۸۶۱
المسیح الدجّال	۹۴۲
ذوالقرنین	۹۵۳
یاجوج ماجوج	۹۶۱
اُمّ الالسنہ	۹۶۵
ارکانِ اسلام	۹۸۷
جہاد بالسّیف	۱۰۰۴
قضاء و قدر	۱۰۱۴
تقوٰی	۱۰۲۱
تکبّر	۱۰۲۶

بدظنی	۱۰۳۱
اِس دُنیا میں عذاب	۱۰۳۳
عورت	۱۰۴۲
پَردہ	۱۰۵۲
تربیتِ اولاد	۱۰۵۷
رُوح	۱۰۵۸
باب چہارم : بار بار دعوتِ مقابلہ	۱۰۸۱
باب پنجم : مُعجزات ، نشانات اور پیشگوئیاں	۱۱۶۵
شادی اور اولادِ صالحہ	۱۱۹۱
جلسۂ اعظم مذاہب	۱۲۰۰
عبداللہ آتھم	۱۲۰۳
لیکھرام	۱۲۰۶
طاعون	۱۲۱۵
فتحِ عظیم	۱۲۳۰
غیر معمولی نصرت اور شہرت	۱۲۳۴
زلازل اور جنگیں	۱۲۴۶
سلطان القلم	۱۲۵۵
خطبہ الہامیہ	۱۲۵۷
متفرق نشانات	۱۲۵۸
باب ششم : انجامِ سلسلہ	۱۲۹۳

تعارف

کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور اُس نے مجھے اپنا برگزیدہ مامور ٹھہرایا ہے اور مجھے علمِ لدُنی سے سرفراز فرمایا ہے اور مجھے تمام دُنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ مَیں اس کی طرف سے رسول ہو کر تمام مخلوق کو اس کی طرف بلاؤں اتنا غیر معمولی اور جُرأت مندانہ دعویٰ ہے کہ کوئی عقلمند انسان اِس سے عدمِ توجہی نہیں برت سکتا۔ دُنیا کی اَدنیٰ اَدنیٰ حکومتیں جب کسی کو اپنا نمائندہ یا سفیر بنا کر کسی دوسرے ملک کو بھیجتی ہیں تو بڑی بڑی جابر حکومتیں بھی اس کی بات سُننے اور اس کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں کجا یہ کہ تمام کائنات کے خالق و مالک کی طرف سے جس کی مُٹھی میں یہ سارا جہان ہے۔ جو ہر چیز کو نیست سے ہست میں لایا اور جب چاہے اسے ایک طرفۃُ العین میں پھر ہستی سے نیستی کی طرف لَوٹا سکتا ہے آنے والے پیغامبر سے لاپرواہی اور عدمِ توجہی کا حق جائز سمجھا جائے۔

جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہیں ہے وہ بھی یہ موقف اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی عقل مجبور کرتی ہے کہ جس طرح وہ اَور دُنیوی صداقتوں کے پیش کرنے والوں کے دعویٰ کی چھان بین کرتا ہے اسی طرح وہ مدعیٔ ماموریّت کے دعویٰ کی بھی پُوری سنجیدگی سے چھان بین کرے اور اس کے پیش کردہ دلائل کو زیرِ غور لائے پھر اگر اس کی سمجھ میں آجائے تو قبول کرے ورنہ رَدّ کر دے لیکن وہ یہ موقف تو کِسی طرح بھی اختیار نہیں کر سکتا کہ مجھے ان دعاوی پر غور کرنے یا اس کی جانچ پڑتال کرنے کی سِرے سے ضرورت ہی نہیں۔

اور جو شخص کسی نہ کسی مذہب سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ازمنۂ سابقہ میں وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ اپنے پیغامبر مبعوث کرتا رہا ہے۔ اس کی مقدّس کتابیں اُسے بتاتی ہیں کہ جب سے یہ دُنیا پیدا ہوئی ہے یا دُنیا کی تاریخ محفوظ ہے واقعی اللہ تعالیٰ کے ہزاروں ہزار ایسے مامور اِس دُنیا میں آئے جن کا مقصد خالق اور مخلوق کے رشتہ کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنا تھا وہ تو کسی طرح بھی ایسے مدعی سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ بعث بعد الموت کا عقیدہ ہر مذہب میں پایا جاتا ہے اور ہر مذہبی آدمی یقین رکھتا ہے کہ اُسے

ایک نہ ایک دِن موت ضرور آنی ہے اور مرنے کے ساتھ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہو گا اور پھر اسے اِس بات کا جواب دینا ہو گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے مامور کی آواز کا کیا جواب دیا۔ اِسلام میں تو اِس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں فتنۃ القبر کا تفصیلی ذکر ہے۔ جب قبر میں منافق سے سوال کیا جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے تو وہ جواب میں کہے گا " لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُہٗ " یعنی میری ذاتی تحقیق تو کوئی نہیں ہے البتہ لوگوں سے بہت سی باتیں سُنی تھیں جو کچھ لوگ سُنی سُنائی کہتے رہے میں بھی کہتا رہا۔ اور یہ جواب ہرگز قابلِ قبول نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ ہر شخص پر یہ واجب قرار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے مدّعی کے دعوٰی کی بذاتِ خود چھان بین کرے اور پھر دیانتداری سے کِسی نتیجہ پر پہنچے "عدم مصروفیت" کا بہانہ کسی کام نہیں آئے گا۔

ہمارے اِس زمانہ میں بھی ایک مدّعیٔ ماموریت کی صدا پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان سے بلند ہوئی ہے جس نے اعلان کیا:-

" مَیں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو مَیں سُناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور مَیں خدا کا ظلّی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکَم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابلِ مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رَدّ کر دیا۔"

یہ دعوٰی اِتنا بڑا دعوٰی ہے کہ خواہ کوئی شخص کیسے ہی خیالات کیوں نہ رکھتا ہو دہریہ ہو۔ یہودی ہو۔ عیسائی ہو۔ ہندو ہو یا اَور کسی مذہب کا پَیرو ہو اِس دعوٰی سے آنکھیں بند کر لینے کا حق نہیں رکھتا کیونکہ اگر یہ دعوٰی سچا نکلا تو مالکِ یوم الدّین کے مواخذہ سے رہائی کیسے ہو گی؟

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے اِس دعوٰی کی تشہیر اور تبلیغ کے مفوضہ فرض کو ادا کرنے کے لئے جہاں سینکڑوں اشتہار شائع کئے اور ہزاروں خطوط لکھے وہاں اسّی کے قریب مستقل تصانیف بھی شائع کیں۔ بہت سے لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمارے

پاس اتنا وقت نہیں کہ یہ کتب پڑھ سکیں اسی قسم کے لوگوں کے لئے یہ تالیف مرتب کی گئی ہے تاکہ وہ تھوڑے سے وقت میں حضرت مرزا صاحبؑ ہی کی زبانی معلوم کرسکیں کہ آپ کے ذاتی سوانح کیا ہیں ؟ آپؑ کا دعویٰ کیا ہے ؟ اس کے دلائل اور براہین کیا ہیں ؟ آپ اپنا کیا مقام بتاتے ہیں ؟ آپ کی تعلیم کیا ہے ؟ آپ نے اپنے ماننے والوں کو کیا نصائح فرمائیں ؟ آپ کے مخالفین کا سلوک کیا تھا اور آپ کی طرف سے کیا رَدِّ عمل ظاہر ہوُا ؟ اور پھر یہ کہ آپ نے اپنے سلسلہ کے انجام کے بارے میں کیا پیشگوئیاں کیں ؟ ـــــ آئندہ صفحات میں آپ اِن سب باتوں کا جواب حضرت مرزا صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ کریں گے ۔

اِس تالیف میں صرف حضرت مرزا صاحبؑ کے اقتباسات ہی ہیں اپنی طرف سے کوئی مضمون نویسی یا حاشیہ آرائی نہیں کی گئی اور ہر اقتباس کے نیچے آپ کی اصل کتاب کا حوالہ درج کر دیا گیا ہے جن دوستوں کو آپ کی کتب دیکھنے کا اِتفاق نہیں ہوُا ان کی خدمت میں عرض ہے کہ حقیقی لُطف اصل کتب دیکھنے ہی سے حاصل ہوگا یہ اقتباسات تو صرف نمونہ کے طور پر پیش کئے جا رہے ہیں ۔

یاد رہے کہ صرف عناوین جو فہرست میں بھی درج کئے گئے ہیں مَیں نے اپنی طرف سے قائم کئے ہیں لیکن یہ بھی دراصل حضور ہی کی تحریروں سے منتخب شدہ ہیں ۔

یہ وضاحت شاید ضروری نہیں کہ عناوین والے صفحات پر اُوپر یا نیچے جو مختصر سے اقتباس دیئے گئے ہیں وہ بھی مِن وعَن حضور ہی کے الفاظ ہیں اور اُس باب کے مضمون کو بطور خلاصہ بیان کرتے ہیں ۔

یہ بات بیان کرنا نہایت ضروری ہے کہ مختلف الموضوع کتب میں سے عنوان وار اقتباسات نکالنا آسان کام نہیں ہے اس سے مفہوم خبط ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے ۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اِن تینوں کے بارے میں آپ کی تحریریں اِس طرح پیوستہ ہیں کہ تینوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اقتباس نکالنا سخت مشکل ہے بہرحال کوشش کی گئی ہے کہ حوالے جوڑتے ہوئے یا درمیان سے مضمون چھوڑتے ہوئے ترتیب اور تسلسل قائم رہے اور مفہوم خبط نہ ہو ۔ اگر کہیں پیچیدگی یا اُلجھن پیدا ہو یا مضمون ناتمام معلوم ہو تو میری سمجھ کا قصور ہوگا اصل کتاب دیکھنے سے اُلجھن فوراً دُور ہو جائے گی ۔

حوالہ جات کے بارے میں عرض ہے کہ جلد گیارہ تک کی کتب کے حوالے تو رُوحانی خزائن والے ایڈیشن سے دیئے گئے ہیں باقی ان ایڈیشنوں میں سے ہیں جو مجھے میسّر تھے ۔ اگر باوجود

تلاش کے کوئی حوالہ نہ ملے تو خاکسار تلاش کر کے دینے کا ذمہ دار ہے انشاء اللہ ایسا کوئی حوالہ نہیں ہوگا جو سرے سے اس کتاب میں ہی موجود نہ ہو۔

کتابت کی اغلاط کس کتاب میں نہیں ہوتیں ایڈیشن در ایڈیشن اور نقل در نقل میں تو مزید بڑھ جاتی ہیں ان کی درستی بعد ہی میں کی جاسکتی ہے۔

میرا دل اپنی رفیقۂ حیات کے لئے ممنونیّت کے جذبات سے لبریز ہے جنہوں نے اقتباسات کی تلاش، نقل، تصحیح اور پھر کاپی پڑھنے میں مسلسل بڑے حوصلے اور محنت سے میرا ہاتھ بٹایا فجزاھا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

والسّلام

خاکسار مؤلف

سیّد داؤد احمد

ربوہ

○

پہلی دفعہ یہ کتاب ایک جلد میں اَلْجَمْعِیَّۃُ الْعِلْمِیَّۃُ لِلْجَامِعَۃِ الْاَحْمَدِیَّۃِ ربوہ کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔